اسلامی بیداری اور مادہ پرستوں کی بیداد

سید نامدار عباس رضوی

جہاں اس پر آشوب دور میں کسی بھی شے کے تحفظ کی گفتگو نقش بر آب کی حیثیت رکھتی ہے وہیں قرآن مجید آج بھی اپنے تمام دعوں کے ساتھ موجود ہے، اسی کو معجزہ کہتے ہیں۔ قرآن مجید معجزہ بھی ہے اور معجزات کا مرکز بھی، اس کی آیات ہی نہیں بلکہ الفاظ، حروف، زیر و زبر سب کچھ معجزہ ہے، اور معجزہ کہتے ہی اسے ہیں جس کا جواب نہ لایا جا سکے، جسے رد نہ کیا جا سکے، سحر و جادو کے بالکل برعکس جسے باطل بھی کیا جا سکتا ہے اور لا جواب بھی، چنانچہ قرآن مجید نے خود بھی اس کی وضاحت جناب موسیٰؑ اور فرعون کے جادوگروں کے واقعہ میں کی ہے۔ قرآن مجید اپنی انہیں معجز نمائیوں اور اعجاز بیانیوں کے سبب باطل پرستوں کی ناقص عقلوں اور مہمل قوتوں کو آئینہ دکھاتا رہا ہے مگر ہم جس معاشرہ میں زندگی گزار رہے ہیں وہاں چہرے کی کثافت دور کرنے کا رواج ہی نہیں ہے بلکہ آئینہ توڑ دینے کا چلن ہے۔ شاید اسی لیے قرآن سوزی کی تحریکیں چلائی جاتی ہیں اور ان تحریکوں کے ذریعہ قرآن، اسلام اور مسلمانوں کے استہزاء کی ناکام کوشش کی جاتی ہے، یہ اور بات کہ ایسا کرنے والے خود مسخرہ بن جاتے ہیں، کیونکہ قرآن سوزی کے عمل سے تحفظ قرآن پر تو کوئی حرف نہیں آتا بلکہ باطل پرستوں کی روسیاہی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔

یہ وہی اسلام دشمن طاقتیں ہیں جن کے یہاں صدیوں سے یہ عمل جاری ہے، پھر بھی یہ دشمنان عقل ہوش میں نہیں آتے، اور اب ہر طرح سے تھک ہار کر اسلام کی تضحیک اور مسلمانوں کو عقب ماندہ بتانے کے لیے یہ اس نام نہاد آزاد میڈیا کا سہارا لے رہے ہیں جن کی حیثیت ان کے سگہائے خانہ سے زیادہ نہیں، جو دو وقت کی روٹی کے لیے اپنے مالک کی وفاداری کا ثبوت دیتے ہیں اور گھر کے پاس سے گزرنے والے ہر نیک و بد پر آوازیں کسنا اپنا منصبی فرض سمجھتے ہیں۔ یہ صحافت کے قاتل اس حد تک بے شرم ہوتے ہیں کہ رائی کو پہاڑ اور پہاڑ کو ذرّہ بتانے میں انہیں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی، ان کے سفید چہروں میں نیتوں کی سیاہی صاف نظر آتی ہے، اور جب کبھی ان سے اس بابت سوال ہوتا ہے تو جواب میں پھر ایک سفید جھوٹ بول دیتے ہیں۔

لیجیے ''عیاں را چہ بیاں'' میں یہ سب کچھ لکھ رہا ہوں اور دوسری طرف ایک نیوز چینل میں ایک خبر آرہی ہے کہ نئی دہلی کے اورنگ زیب روڈ پراسرائیلی Embassy کی ایک گاڑی پر ''Sticker Bomb'' کے ذریعہ سے حملہ ہوا ہے،اور ہندوستان کا ایک صحافی بتا رہا ہے کہ اسرائیل نے صاف طور پر کہا ہے کہ دھماکہ ایران نے کیا ہے جبکہ ہندوستانی خبر رساں ایجنسی کہتی ہے کہ جب تک تفتیش نہ کر لی جائے اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا اور اسرائیل نے یہ بیان اس لیے دیا ہے کیونکہ بعض ممالک سے اس کی چشمک ہے۔

قابل غور سخن یہ ہے کہ یہ اسٹیکر بم برطانیہ کی ایجاد ہے اور اس کا استعمال اکثر موساد نے ہی حزب اللہ کے رہنماؤں کو راستے سے ہٹانے کے لیے کیا ہے۔دوسری بات جو بے پناہ مضحکہ خیز تھی وہ یہ کہ اس انفجار سے جو نقصان ہوا تھا وہ صرف یہ تھا کہ گاڑی میں آگ لگ گئی تھی لیکن شہر صحافت کے زرخرید غلام خبر نگاروں نے اسے دنیا کا سب سے بڑا دہشت گردانہ حملہ قرار دے دیا، کیونکہ اس کا تعلق اسرائیل سے تھا۔کمال یہ ہے کہ ابھی اس بم کے شعلے بھڑکنا ہی چاہ رہے تھے کہ اسرائیل کے وزیراعظم کا پہلے سے تیار شدہ بیانی بم بھی منفجر ہوا کہ حملہ کی سازش ایران نے رچی ہے۔

ان دونوں بموں کا مقصد ایک ہی تھا کہ ایران و ہندوستان کے مابین جو تجارتی اور دوستانہ تعلقات ہیں ان پر منفی اثرات ڈالے جائیں، یہ اور بات کہ اس عمل سے غیر شعوری طور ہندوستان و ایران کے روابط میں اور استحکام آ گیا،یعنی پہلے تجارتی رشتہ میں امریکی ڈالر حائل تھا اب وہ بھی نہیں رہے گا۔ بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ تفتیش پوری ہونے کے بعد اسلام دشمن طاقتوں کے ضمیر فروش خبر نگاروں کی روسیاہی کا پھر کوئی سامان فراہم ہو۔

ایران ایک اسلامی ملک ہے، اور بقیہ اسلامی ممالک کی طرح صرف برائے نام اسلامی نہیں، بلکہ ایک ایسا اسلامی ملک ہے جہاں اسلامی روایات اور مذہبی قدروں کا تحفظ ہوتا ہے۔انقلاب ایران کی ۳۳ سالہ تاریخ شاہد ہے کہ اس نے کبھی بھی کسی پر حملہ کا آغاز نہیں کیا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ہندوستان جیسے ملک میں ایسی اوچھی حرکت کا مرتکب ہو جائے۔

دشمنان اسلام کی پریشاں سامانی کا سبب صرف اور صرف یہی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ساری طاقت وقوت استعمال کرنے کے بعد بھی اسلام پھل پھول رہا ہے، اور مزاج بشریت کی نفاستیں غیر اسلامی اور مکدر نظریات کو کسی طرح تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ ہر آنے والا دن

آفتاب اسلام کی تابناکی میں اضافہ کا سبب ہو رہا ہے اور یہی چمک دمک اور تابناکی ان کی آنکھوں کو چکا چوندھ کیے دے رہی ہے اور یہ دشمنی میں اندھے ہوئے جا رہے ہیں۔اب تو یہ عالم ہے کہ بار بار کے احساس شکست کے سبب ان کی مثال اس کھسیانی بلّی جیسی ہوگئی ہے جس کے پاس کھمبا نوچنے کے علاوہ کوئی راہ کار نہیں بچتا۔

جمہوریت کا نعرہ لگانے والے یہ جمہوریت فروش ہر صدائے حق کو اپنے باطل منصوبوں کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں ۔ بحرین کے مسلمان جب شہنشاہیت سے نجات پانے کے لیے جمہوریت کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو یہ مفاد پرست اسے مسلکی اور فقہی محاربہ بنا دیتے ہیں اور آزادی طلبی کی آگ کو سعودی افواج کے ذریعے ہوا دینے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اور پرُ امن مظاہرہ کرنے والوں پر گولیوں کی بوچھار انہیں سنائی نہیں دیتی جبکہ تہران کے داخلی معاملات کی ہر صوت وصدا ان کے لیے صوتی آلودگی بن جاتی ہے۔

لیبیا میں نعرۂ آزادی طلبی کے ساتھ یہ مداخلت کرتے ہیں اور قذافی کی مانند عوام کے قتل عام میں ہوائی حملوں کے ذریعہ شریک ہو جاتے ہیں ، اور اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کا قتل عام کرنے لگتے ہیں ،مکر وفریب کے یہ ماہرین اپنے رکیک منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اپنے ساتھ اس اقوام متحدہ کو بھی شامل کر لیتے ہیں جو انہیں کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔

۱۹۷۹ء میں امام خمینیؒ نے عوامی دریائے فکر کی سطح پر انقلاب کا جو کنکر ڈالا ، اس نے دائرہ بنانا شروع کر دیا ،اور آج عالم یہ ہے کہ یہ دائرہ پورے سمندر کو سمیٹ لینا چاہتا ہے، باطل پرست قوتوں کو حیرانی اسی بات کی ہے کہ اس دائرے کو ہمارے بحری بیڑے بھی روکنے میں ناکام ہوئے جا رہے ہیں، بلکہ اس دائرہ کے زور اور حوصلوں نے بحری بیڑوں میں بھی لرزش پیدا کر دی ہے۔

یقیناً اس آفتاب انقلاب کی ذرہ پروری نے سنگریزوں کو ایسا کوہ گراں بنا دیا ہے کہ جس کے جمے اور ڈٹے رہنے کے جذبوں کے آگے ظالمانہ اور جابرانہ نظام کے پسینے چھوٹ گئے۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف فوج، اسلحہ، بم، بارود اور دھن دولت سب کچھ لٹا دینے کے باوجود نتیجہ ان کے حق میں نہ جا سکا بلکہ اس کا عکس العمل ضرور سامنے آگیا کہ ان کے اپنے ہی گھروں میں فاقہ کشی کی نوبتیں آنے لگیں۔ یہ اور بات کہ ابھی تو آغاز کار ہے جس کی جھنجھلاہٹ نے انہیں

دیوانگی کی حد تک خود سے بیگانہ کر رکھا ہے، یہ اس وقت کیا کریں گے جب اس وعدۂ الٰہی کا نفوذ ہوگا جس میں اس نے صاحبان ایمان اور خوش عمل افراد کو حکومت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے:

"وعداللہ الّذین آمنوا منکم وعملواالصّالحات لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الّذین من قبلھم ولیمکّننّ لھم دینھم الّذی ارتضیٰ لھم و لیبدّلنّھم من بعد خوفھم امناً یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً........" [۱]

اور کبھی اپنے ارادہ کا اظہار کچھ اس طرح فرمایا:

"ونرید ان نمنّ علی الّذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمّةً ونجعلھم الوارثین" [۲]

جیسے جیسے اسلامی بیداری کی تحریکوں کو عروج حاصل ہوگا ان مادہ پرستوں کے زوال کی راہ ہموار ہوتی جائے گی اور یقیناً وہ دن دور نہیں جب یہ وعدہ ربانی اور ارادۂ الٰہی تکمیل کو پہنچے گا۔

آج پورے کرۂ ارض میں صرف ایک ملک ایران ہی ہے جس نے ان کے خلاف محاذ آرائی کر رکھی ہے، اور ہر محرک کو جذبہ اور حوصلہ عطا کر رہا ہے، اس ملک کے سربراہوں نے عملی طور پر ثابت کر کے دکھایا ہے کہ کس طریقے سے عقیدہ کو زندگی بنایا جاتا ہے، دنیا بھر کے ہمفکروں اور کلمہ توحید کا زمزمہ کرنے والوں کو یہ باور کرایا ہے کہ خدا سب سے بڑی طاقت ہے، اس کے علاوہ کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ خود کو بڑی طاقت ''Super Power'' سمجھے۔

ملّت ایران کے اس دلیرانہ شعار نے ہر بیدارفکر کو ایسا شعور عطا کر دیا کہ اب ان کی آنکھیں اپنے دشمن کی شناخت کے لیے کسی عینک کی محتاج نہیں ہوتیں اور ان کی زبانیں اظہار حق کے لیے کسی پشت پناہی کی منتظر نہیں رہتیں۔ اور دوسری طرف ان مادہ پرستوں کو بھی سوچنے پر مجبور کر دیا کہ ساری دنیا اپنے قدموں میں اکٹھا کرنے کے باوجود روحانیت سے ٹکرانا آسان نہیں ہے۔ مگر مقام حیرت یہ ہے کہ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود یہ عقل کے مارے آج بھی عرفانی طاقت ''Spiritual Power'' کے مقابلہ میں مادیت کی بات کرتے ہیں۔

حال کے دنوں میں مصر کا ''تحریر اسکوائر'' شاید مصر سے زیادہ شہرت کا حامل ہو گیا اور اس کی بنیادی وجہ بھی اسلامی بیداری کا وہی طوفان ہے جس نے خودسر طاقتوں کی چولیں ہلا دیں۔ کون نہیں جانتا کہ امریکہ و اسرائیل، مصر کے خود پسند اور سرکش حاکم حسنی مبارک کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے لیکن وہاں کی بیدار عوام نے کسی بھی طرح اس کی اجازت نہیں دی، کیونکہ وہ مزید ذلت

و رسوائی کی زندگی گزارنے کو تیار نہ تھے اور اس انقلابی لہر کو کم رنگ نہیں ہونے دینا چاہتے تھے، چنانچہ انہوں نے حرص و ہوس کے دلدل میں غرق خود پسند تانا شاہ حاکم کو اپنے سر پر مسلط رہنے نہیں دیا، جو یکسر عوام کی پریشاں سامانی و مفلوک الحالی سے بے پرواہ تھا۔ واقعاً یہ بات کتنی مضحکہ خیز ہے کہ دنیا کے ایک غریب ملک کا حاکم دنیا کا امیر ترین انسان ہو، حاکم و محکوم کے مابین فاصلہ اتنا زیادہ تھا کہ جسے کم کرنے کی صرف ایک ہی تدبیر تھی کہ اسے برطرف کیا جائے۔ چنانچہ محروم اور دبے کچلے لوگوں کو جیسے ہی موقع ملا انہوں نے اسے ہاتھ سے جانے نہ دیا اور مادہ پرستوں کی ساری سازشوں کو ناکام کر دیا۔ پہلے تو امریکہ اور اسرائیل حمایتی کلمات سے دہن تر کیے ہوئے تھے لیکن عوام کی استقامت اور انقلابی روح نے پورے منظر نامے کو بدل دیا اور درپردہ حمایت کرنے والوں نے ہاتھ سمیٹ لئے۔

تیونس میں زین العابدین کا زوال ہو یا یمن میں علی عبداللہ صالح کا انحطاط، لیبیا میں کرنل معمر قذافی کا ''فی النار'' ہونا ہو یا مصر میں حسنی مبارک کا ''فی العار'' ہونا یہ وہ سارے عوامل ہیں جنہوں نے مادہ پرستوں کو لرزہ بر اندام کر رکھا ہے۔ اب عالم یہ ہے کہ صہیونی وزیر اعظم کو اعتراف کرنا پڑ رہا ہے کہ خطے میں انقلابات کی یورش نے بڑی مشکلیں پیدا کر دی ہیں ۔واقعہ یوں ہے کہ موصوف وزیر اعظم قدس میں امریکی یہودیوں کی اڑتیسویں سربراہی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے، اور حالات کے تاثر نے اعتراف کرنے پر مجبور کر دیا کہ مشرق وسطی میں انقلابات کی گھن گرج نے صہیونی حکومت کے لیے بے پناہ مشکلیں پیدا کر دی ہیں، اور پھر کہنے لگے کہ ہماری حکومت نے گزشتہ سال خبردار کیا تھا کہ مشرق وسطی کے بعض ممالک میں انقلابات کی کامیابی سے اسلام کا اثر و رسوخ بڑھ جائے گا۔[۳]

یہ بات تو ساری دنیا جانتی ہے شر پسند عناصر کے امن مذاکرات کا مقصد اور نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ رہی بات اسلام کے اثر و رسوخ بڑھنے کی پیشن گوئی کی تو وہ تو ہر حال میں ہونا ہے، آپ پیشن گوئی نہ بھی کرتے تو بھی آپ کا دجالی نظام غلبۂ اسلام کا پیش خیمہ تو بن ہی رہا ہے، اور پھر قرآن حکیم میں خداوند قدوس نے بھی تو اس کی یقین دہانی کرائی ہے۔

''ھو الّذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحقّ لیظھرہٗ علی الدّین کلّہ و لو کرہ المشرکون'' [۴]

''نیتن یاہو'' اپنی پیشین گوئی پر نازاں ہیں، ادھر قدرت نے غلبۂ دین کے بعد ان (مشرکین) کے داد و بیداد کی بھی پیشین گوئی کر دی تھی۔ بہر صورت لاکھ کوششوں کے بعد بھی اسلام

دشمن طاقتیں اپنے منصوبوں میں کامیاب نہ ہوسکیں، الغرض اس موقع پر ایک مصرع کو ذرا سی تحریف کے ساتھ یوں پڑھا جا سکتا ہے ع

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جا سکا

نور الٰہی کو خاموش کرنا تو دور، چراغ آفتاب کو پھونکوں سے بجھانے والا صرف دیوانہ ہو سکتا ہے، اور اب اس بات کا احساس ان بے دینوں کو بھی ہونے لگا ہے۔

"یریدون لیطفؤا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متمّ نورہٖ ولو کرہ الکافرون" [۵]

تسلّط پسند طاقتوں کو ایرانی انقلاب کی کامیابی کے بعد ہی اندازہ ہوگیا تھا کہ اسلامی بیداری کا سفر شروع ہو چکا ہے، چنانچہ پہلے ہی مرحلہ میں اسے ناکام بنانے کی ناپاک تدبیریں ہونے لگی تھیں اور عراق کے بدمست حاکم کے ذریعہ آٹھ سالہ جنگ تھوپ دی گئی، نتیجہ پھر بھی ایران کے حق میں گیا اور کوئی بات نہیں بن پائی، چمن اسلام کی سبزہ زاری ان کی آنکھوں کی چبھن بنی ہوئی تھی، چنانچہ پھر ۱۱/۹ کی سازش رچی گئی اور دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ کا بہانہ بنا کر مختلف اسلامی ممالک پر شکنجہ کسا گیا، کل تک جسے ایران کے خلاف استعمال کرنے کے لیے خطرناک ہتھیار بھیجے جاتے تھے آج وہی صدام مہلک ہتھیاروں کی جمع آوری کا مجرم ہو گیا۔ عراق پر حملہ اور صدام کی سرکوبی کے ذریعہ مسلمانوں کو ڈرانے کی کوشش کی گئی مگر اس کا کیا جائے کہ وہاں بھی جوتے پڑے اور "بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے" والی کیفیت پیدا ہوگئی۔ پھر ادھر حسن نصراللہ کی قیادت میں مسلمانوں کے مختصر سے گروہ نے سرکش طاقتوں اور سرمایہ پرستوں کے رخسار پر زوردار طمانچہ جڑ دیا۔ حزب اللہ کے اس جراتمندانہ قدم نے ایک بار پھر انقلابیوں میں نئی روح ڈال دی۔

رہبر کبیر انقلاب حضرت آیت اللہ العظمی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے ایران کی کامیابی کے بعد فرمایا تھا کہ "شمشیر پر خون کو فتح حاصل ہوئی ہے۔" [۶] اس قول کو سمجھنے کے لیے درحقیقت محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کردار سے واقفیت ضروری ہے تاریخ اسلام پر عمیق نظر رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ محمد و آلِ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اور بالخصوص امام حسین علیہ السلام نے یہی راستہ اختیار کیا تھا، اور دنیا کو سمجھا دیا تھا کہ جنگ ہمیشہ سر کاٹ کے نہیں جیتی جاتی بلکہ خون دے کر بھی جیتی جاتی ہے۔ یہ درحقیقت کربلائی فکر ہے جو چودہ سو سال سے لوگوں میں جوش وجذبہ جگا رہی ہے، یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی کربلا کو نمونہ عمل یعنی آئیڈیل بنائے اور ناکام ہو جائے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایرانی انقلاب کی کامیابی کا سہرا محرم اور عزاداری ہی کے سر باندھا تھا اور فرمایا تھا کہ: ''ہماری کامیابی کا راز یہی سینہ زنی اور نوحہ خوانی ہے'' ۷ رہبر انقلاب نے صاف لفظوں میں بتا دیا تھا کہ ہر انقلاب کی کامیابی کا راستہ کربلا سے ہو کر گزرتا ہے اور ہمارے پاس جو سرمایہ ہے وہ کربلا کا عطیہ ہے۔

آج دنیا بھر میں جو اسلامی بیداری کی لہر ہے اس کا رابطہ کہیں نہ کہیں کربلا سے ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ آنے والے دنوں میں بھی اسلامی بیداری کے انقلابی نعروں سے مادہ پرستوں کے دل دہلتے رہیں گے اور وہ اسی طرح داد و فریاد کرتے رہیں گے۔

آخر میں ہم خدا کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ مقام معظم رہبری حضرت آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای مدظلہ کے دست رہبریت کو انقلابیوں کے سروں پر تادیر قائم رکھے، یہاں تک کہ خداوند عالم کے پسندیدہ دین، اسلام کے غلبہ کامل کا وعدہ پورا ہو جائے۔ (آمین)

V10]çu

۱۔ سورۂ نور، آیت ۵۵

۲۔ سورۂ قصص، آیت ۵

۳۔ روزنامہ صدائے حسینی حیدرآباد۔۲۱/فروری ۲۰۱۲ء

۴۔ سورۂ توبہ، آیت ۳۳

۵۔ سورۂ صف، آیت ۸

۶۔ مقام معظم رہبری کے تقریر سے اقتباس Shia TV

۷۔ کوثر، جلد اوّل، ص ۸۳۵

☆